113064-سال نو کی رات ذکر و دعا اور تلاوت قرآن کا حکم

سوال

میں نے یہ میسج انٹر نیٹ پر بہت دیکھا ہے لیکن حقیقت میں مجھے شک تھا کہ یہ بدعت ہے اس لیے میں نے یہ میسج کسی کو نہیں بھیجا، کیا اس کو نشر کرنا جائز ہے، اور کیا اس کا اجر و ثواب حاصل ہو گا یا بدعت ہونے کی بنا پر یہ جائز نہیں؟

میسج یہ ہے :

ان شاء اللہ ہم سب سال نو کے موقع پر رات بارہ بجے دو رکعت نماز ادا کریں گے، یا قرآن مجید کی تلاوت یا اپنے پروردگار کا ذکر کریں گے، یا دعا کیونکہ اگر اس وقت ہمارا پروردگار زمین کی طرف دیکھے گا جب اکثر لوگ معصیت و نافرمانی کا ارتکاب کر رہے ہیں تو وہ مسلمانوں کو دیکھے گا کہ وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہیں، آپ کو اللہ کی قسم یہ میسج ہر شخص کو ارسال کریں جو آپ کے پاس ہیں کیونکہ جتنی بھی ہماری تعداد زیادہ ہوگی ہمارا رب زیادہ خوش و راضی ہوگا، برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو جزا دے۔

پسندیدہ جواب

آپ نے یہ میسج نشر نہ کر کے انتہائی اچھا کام کیا ہے، یہ میسج بہت ساری ویب سائٹس پر پھیلا ہوا ہے جس پر عام اور جاہل قسم کے لوگ چھائے ہوئے ہیں۔

اور جنہوں نے یہ میسج نشر کیا ہے اور مسلمانوں سے چاہا ہے کہ وہ نماز ادا کریں اور ذکر کریں ہم ان کی نیت میں شک نہیں کرتے ان کی نیت اچھی اور عظیم تھی، خاص کر انہوں یہ چاہا کہ معصیت کے اوقایت ت میں نیکی و اطاعت کی جائے، لیکن یہ اچھی اور صالح نیت کسی عمل کو صحیح اور مقبول اور شرعی نہیں بنا سکتی، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ عمل سبب اور جنس اور کیفیت اور کمیت اور وقت و جگہ کے اعتبار سے شریعت کے موافق ہو۔

ان چھ اصناف کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21519) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس طرح مسلمان شخص بدعت اور شرعی عمل کے مابین امتیاز کر سکتا ہے۔

اس میسج کو نشر کرنے میں مانع اسباب کو درج ذیل نقاط میں محصور کیا جا سکتا ہے :

1 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لیکر آج تک جاہلیت کے تہوار و مواقع اور اہل کفر اور گمراہ لوگوں کے تہوار پائے جاتے رہے ہیں لیکن ہمیں کوئی نص نبوی نظر نہیں آتی کہ جس میں جب ہمارے علاوہ دوسرے معصیت کا ارتکاب کر رہے ہوں تو ہم اطاعت و فرمانبرداری کرنا شروع کر دیں، اور نہ ہی ہمیں کوئی ایسی نص نبوی ملتی ہے جو بدعتی فعل کے وقت ہمیں کوئی مشروع عمل کرنے کی ترغیب دلاتی ہو، اور اسی طرح کسی بھی مشہور امام سے اس فعل کا استحباب منقول نہیں۔

یہ تو ایسے ہے کہ معصیت کا علاج بدعت کے ساتھ کیا جا رہا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح حزن و غم میں یوم عاشوراء کے موقع پر شیعہ حضرات سینہ کوبی اور ماتم کر کے کرتے ہیں، اور اس کے علاج میں کچھ لوگ اس موقع پر فرحت و خوشی کا اظہار اور زیادہ خرچ کر کے کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رہا مسئلہ مصائب کے ایام کو ماتم کے ایام بنا لینا تو یہ مسلمانوں کے دین میں نہیں، بلکہ یہ جاہلیت کے دین کے زیادہ قریب ہے، پھر انہوں نے اس کی وجہ سے روزہ رکھنے کی جو فضیلت تھی وہ بھی کھو دی، اور بعض لوگوں نے اس روز وہ اشیاء ایجاد کر لی ہیں جو بعض موضوع قسم کی احادیث کی طرف منسوب ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، مثلا اس روز غسل کرنے کی فضیلت، یا

پھر سرمہ لگانے یا مصافحہ کرنے کی فضیلت، اس کے علاوہ دوسرے ایجاد کردہ اموریہ سب مکروہ ہیں، بلکہ صرف اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے.

اوراہل وعیال پراس دن زیادہ خرچ کرنے میں معروف آثار مروی ہیں، ان میں سب سے اعلی یہ حدیث اوراثر ہے:

ابراہیم بن محمد بن المنتشر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں: کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے جو یوم عاشوراء میں اپنے اہل وعیال پر زیادہ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالی ساراسال اس پر وسعت کرتا ہے"

اسے ابن عیینہ نے روایت کیا ہے.

یہ روایت منقطع ہے اوراس کے قائل کا علم نہیں، اورزیادہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب نواصب اورروافض کے مابین تعصب پیدا ہوگیا تو یہ وضع کرلی گئی؛ کیونکہ شیعہ اورروافض نے یوم عاشوراء کوماتم اور غم وحزن کا دن بنالیا، اوراس کے مقابلہ میں دوسروں نے ایسے آثار وضع کرلے جو یوم عاشوراء کے دن زیادہ خرچ کرنے کا تقاضا کریں، اورانہوں نے اسے عید بنالیا یہ دونوں ہی باطل ہیں...

لیکن کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے لیے شریعت میں تغیر وتبدل کرلے، اور پھر یوم عاشوراء میں فرحت وخوشی کا اظہار کرنا، اوراس دن اہل وعیال پر زیادہ خرچ کرنا یہ سب بدعات میں شامل ہوتا ہے، اوررافضی شیعہ کا مقابلہ ہے....

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (300–301).

ہم نے سوال نمبر (4033) کے جواب میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ایک اوربہت ہی نفیس کلام نقل کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

2 دعا اور نماز کے لیے شریعت میں کچھ افضل اوقات پائے جاتے ہیں، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے کی ترغیب دلائی ہے مثلا: رات کا آخری حصہ، جوکہ اللہ رب العزت کا آسمان دنیا پر نزول کا وقت ہے، اور کسی ایسے وقت ایسا کرنے کی ترغیب دلانا جو شریعت میں وارد نہیں اور صحیح نص میں نہیں ملتا تو یہ سبب اوروقت میں تشریع ہے، اور ان میں سے کسی ایک کی مخالفت ہی اس فعل کے بدعت ہونے کا حکم لگانے کے لیے کافی ہے، تو پھر ایک دونوں کی مخالفت ہو تو آپ کیا خیال کرتے ہیں؟!

اورسوال نمبر (8375) میں ہم سے میلادی سال نو کے موقع پر فقیر خاندانوں پر صدقہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ہم نے اس کے جواب میں ایسا کرنے سے منع کیا ہے، وہاں ہم نے درج ذیل بات کہی ہے:

جب ہم مسلمان صدقہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ صدقہ حقیقی مستحق تک پہنچایا جاتا ہے، اور ہم اسے کفار کے تہوار کے موقع نہیں کرتے کہ اس دن صدقہ کیا جائے، بلکہ جب بھی ضرورت وحاجت ہو صدقہ کرتے ہیں، اورخاص کر عظیم خیر وبھلائی کے مواسم تلاش کرتے ہیں مثلا رمضان اور عشرہ ذوالحجہ یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس ایام، اوردوسرے نیکی کے مواسم. انتہی

اصل میں مسلمان شخص کو اتباع کرنی چاہیے نہ کہ بدعات کی ایجاد اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کرو اللہ تعالی تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، کہہ دیجئے اللہ تعالی کی اور رسول کی اطاعت کرو، اگر تم پھر جاؤ تو یقینا اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا} آل عمران (31–32).

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ آیت کریمہ ہر اس شخص کے حاکم کا درجہ رکھتی ہے جو اللہ سے محبت کا دعوی کرتا ہے لیکن وہ محمدی طریقہ پر نہیں، کیونکہ وہ اپنے دعوی میں اس وقت تک جھوٹا ہے جب تک شریعت محمدی دین نبوی کی اپنے سارے اقوال واعمال اور احوال میں اتباع نہیں کرتا، جیسا کہ صحیح مسلم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (32/2).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرو، کیونکہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، اور تم اپنے دین میں کوئی ایسی چیز نئی ایجاد مت نہ کرو جو اس میں سے نہیں.

لہذا طالب علم اور علماء پر واجب وہ لوگوں کے لیے بیان کریں اور انہیں کہیں کہ : تم شرعی اور صحیح عبادات میں مشغول رہو، اور اللہ کا ذکر کرو، اور ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرو، اور نماز کی پابندی کرو، اور زکاۃ ادا کرتے رہو، اور ہر وقت مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کرو"

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (5/35).

3 ان معاصی اور منکرات کے متعلق جو آپ پر واجب ہے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسے تم چھوڑ دیتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے، اور نہ ہی مخالفین کو وعظ و نصیحت کرتے ہو، اور اجتماعی منکرات و معاصی کے ہوتے ہوئے تمہارا انفرادی طور پر عبادات میں مشغول رہنا اچھا نہیں.

اس لیے ہماری رائے میں اس طرح کے پمفلٹ نشر کرنے حرام ہیں، اور اس طرح کے مواقع پر ان اطاعات کا التزام کرنا بدعت ہے، بلکہ تمہارے لیے ان شرکیہ یا بدعتی تقریبات میں حرام جشن منانے سے بچنے کی ترغیب دلانی ہی کافی ہے، تمہیں اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور ان معاصی و گناہ کے متعلق اپنے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو جاؤ گے.

نیک و صالح نیت کے متعلق اہم فوائد اور اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے کہ یہ نیت کسی بدعتی کے بدعت والے عمل کو اجر و ثواب والا نہیں بنا سکتی اس کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (60219) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.